# رسم تعزیہ داری، اسلام اور شرعی تعزیت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تحریر:

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ — سعودی عرب

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کل محرم میں جس قسم کی تعزیہ داری کی رسم ادا کی جاتی ہے اسلام میں اس کی حیثیت کیا ہے اس کو جاننے کے لئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ تعزیت کسے کہتے ہیں اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

تعزیت کو عربی میں تعزیۃ لکھتے ہیں جیسے رحمت کو عربی میں رحمۃ لکھتے ہیں اور تعزیت کا لغوی معنی تسلی دینا اور شرعی اصطلاح میں تعزیت کہتے ہیں میت کے رشتہ دار کو صبر کی تلقین کرنا اور انہیں تسلی دینا تا کہ اس کا غم ہلکا ہو اور اسے دلاسہ ملے۔

جب سے شیعوں نے ماتم اور تعزیہ داری کو رواجا اور مسلمانوں کے قبر پرست طبقہ نے اسے اپنایا ہے اس کے بعد اردو لغت والوں نے تعزیت کا ایک معنی اور بڑھادیا۔ پہلے سے تعزیت کا ایک معنی ہے ہی تسلی دینا اور ایک دوسرا معنی جیسے فرہنگ آصفیہ میں ہے۔"حضرت امام حسن و حسینؑ کی تُربتو نکی نقل جو کاغذ اور بانس کے قُبہ کے اندر مُحرم کے دنوں میں دس روز تک اُنکا ماتم یا فاتحہ دلانے کے واسطے بطور یادگار مناتے ہیں"۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر ایک شیعی ویکی پیڈیا کے حوالے سے بھی تعزیت کا مطلب جانتے چلیں تو موضوع کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ شیعہ ویکی پیڈیا کیا کہتا ہے "تعزیہ شیعوں کا ایک رسم ہے جو امام حسینؑ کے جنازے یا ان کے روضے کی شبیہ بنا کر عاشورا کے دن عزاداری کے جلوس میں نکالے جاتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں تعزیوں کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ تعزیہ سونے، چاندی، لکڑی، بانس، کپڑے، اسٹیل اور کاغذ سے تیار کیا جاتا ہے۔ عراق میں تعزیہ کو شبیہ اور ایران میں نخل گردانی کہا جاتا ہے"۔

اسلام میں تعزیت کسی کی موت پر اس کے رشتہ داروں سے کی جاتی ہے تاکہ میت کے گھر والوں کو تسلی ہو کیونکہ جس کے گھر وفات ہوتی ہے وہ لوگ غمگین اور اداس ہوتے ہیں۔ اسلام نے ایسے موقع سے تعلیم دی ہے کہ میت کے گھر والوں کو تسلی دی جائے اسے تعزیت کہتے ہیں۔ تعزیت سے متعلق متعدد احادیث ملتی ہیں، آیئے چند ایک احادیث دیکھتے ہیں اور اسلام میں تعزیت کی حیثیت جانتے ہیں۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہ) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اطلاع کرائی کہ میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے' اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کہلوایا اور بایں الفاظ تعزیت فرمائی:

**إنَّ لِلَّهِ ما أخَذَ، وله ما أعْطَى، وكُلٌّ عِنْدَهُ بأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ، ولْتَحْتَسِبْ**( صحیح البخاري:1284)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے' جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔

اس حدیث میں آگے مذکور ہے کہ نبی ﷺ بچے کی جانکنی کا حال دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اس لئے ممکن ہے کہ میت کے شدت غم میں انسان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائے مگر میت کے زور زور سے رونا، چیخنا چلانا، گریبان چاک کرنا اور سینہ کوبی کرنا منع ہے۔

ایک دوسری حدیث میں تعزیت کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ نبی ﷺ فرماتے ہیں: **ما من مؤمنٍ يعزِّي أخاهُ بِمُصيبةٍ إلَّا كساهُ اللَّهُ سبحانَهُ من حُلَلِ الكرامةِ يومَ القيامَةِ**( صحیح ابن ماجہ:1311)



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جو مومن اپنے بھائی کو کسی مصیبت پر تسلی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت افزائی کا خلعت عطا فرمائے گا۔

سنن نسائی (2090) میں ایک واقعہ موجود ہے۔ قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو آپ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ کے پاس بیٹھتی، ان میں ایک ایسے آدمی بھی ہوتے جن کا ایک چھوٹا بچہ ان کی پیٹھ کے پیچھے سے آتا، تو وہ اسے اپنے سامنے (گود میں) بٹھا لیتے (چنانچہ کچھ دنوں بعد) وہ بچہ مر گیا، تو اس آدمی نے اپنے بچے کی یاد میں محفل میں آنا بند کر دیا، اور رنجیدہ رہنے لگا، تو (جب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں پایا تو پوچھا:

**مالي لا أرى فلانًا ؟ قالوا : يا رسولَ اللَّهِ ، بُنَيُّهُ الَّذي رأيتَه هلَكَ ، فلقيَهُ النَّبيُّ فسألَهُ عن بُنَيِّهِ ، فأخبرَهُ أنَّهُ هلَكَ ، فعزَّاهُ عليهِ ، ثمَّ قالَ : يا فلانُ ، أيُّما كانَ أحبَّ إليكَ أن تُمتَّعَ بِهِ عمرَكَ ، أو لا تأتي غدًا إلى بابٍ من أبوابِ الجنَّةِ إلَّا وجدتَهُ قد سبقَكَ إليهِ يفتحُهُ لَكَ ، قالَ : يا نبيَّ اللَّهِ ، بل يَسبقُني إلى بابِ الجنَّةِ فيَفتحُها لي لَهوَ أحبُّ إليَّ ، قالَ : فذاكَ لَكَ** (صحيح النسائي:2087)



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کیا بات ہے؟ میں فلاں کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟" لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! اس کا ننھا بچہ جسے آپ نے دیکھا تھا مر گیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ملاقات کی، (اور) اس کے بچے کے بارے میں پوچھا، تو اس نے بتایا کہ وہ مر گیا، تو آپ نے اس کی (موت کی خبر) پر اس کی تعزیت کی، پھر فرمایا: اے فلاں! تجھ کو کون سی بات زیادہ پسند ہے؟ یہ کہ تم اس سے عمر بھر فائدہ اٹھاتے یا یہ کہ (جب) تم قیامت کے دن جنت کے کسی دروازے پر جاؤ تو اسے اپنے سے پہلے پہنچا ہوا پائے، وہ تمہارے لیے اسے کھول رہا ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ کے نبی! مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے، اور میرے لیے دروازہ کھول رہا ہو، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے ایسا (ہی) ہو گا۔

اس میں کلمہ استشہاد ہے "فعزاہ علیہ یعنی نبی نے اس آدمی کی تعزیت فرمائی جس کا بچہ مر گیا تھا۔ اسی کلمہ کی مناسبت سے امام نسائی نے اس حدیث پر باب باندھا ہے "**بَابُ: فِي التَّعْزِيَةِ**" یعنی باب: تعزیت کا بیان۔

اس مقام پر موضوع سے متعلق ایک اہم حدیث بھی دیکھتے چلیں کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ایک تابعی نے اہل بیت سے کیسے تعزیت کی؟



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شہر بن حوشب کہتے ہیں: **أَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ أُعَزِّيهَا عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ**، (میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لیے آیا) تو وہ کہنے لگیں: ایک دفعہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک چادر پر بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز لائیں، میں نے اس کو رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "حسن، حسین اور اپنے چچازاد کو بھی بلاؤ"، جب سارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا: یہ میری خاص اولاد ہے، اور میرے اہلِ بیت ہیں۔ اے اللہ! ان سے گندگی اور نجاست کو دور کر دے، اور ان کو اچھی طرح پاک کر۔ (معجم صغیر للطبراني:846)

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات کے وقت میت کے گھر والوں کو صبر دلایا جائے، وہ آپ کسی طرح کے الفاظ کے ساتھ صبر و تسلی دلا سکتے ہیں، معین الفاظ میں تعزیت کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ نیز تعزیت کے باب میں جہاں تک سوگ کا معاملہ ہے وہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے یعنی مردوں کے لئے کبھی بھی سوگ جائز نہیں ہے، صرف



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لئے سوگ جائز ہے کیونکہ سوگ ترک زینت کو کہتے ہیں۔

آیئے حدیث دیکھتے ہیں:

**عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: «كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ»**(صحیح البخاری:313)

ترجمہ: ام عطیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا جاتا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا جب انتقال ہوا تو انہوں نے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف تین دن ہی سوگ منائیں جبکہ بیٹے سے جدائی کا غم ایک ماں کو کس قدر ہو گا اندازہ لگا سکتے ہیں، محمد بن سیرین سے روایت ہے:

**تُوفِّيَ ابنٌ لأمِّ عطيةَ رَضِيَ اللّهُ عنها ، فلمَّا كان اليومُ الثالثُ ، دعت بصُفْرةٍ فتمسحتْ بهِ ، وقالت : نُهِينا أن نُحِدَّ أكثرَ من ثلاثٍ إلَّا بزوجٍ.** (صحیح البخاري:1297)

ترجمہ: ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ انتقال کے تیسرے دن انہوں نے صفرہ خلوق (ایک قسم کی زرد خوشبو) منگوائی اور اسے اپنے بدن پر لگایا اور فرمایا کہ خاوند کے سوا کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے سوگ صرف عورت کے لئے جائز ہے، مرد کے لئے نہیں، دوسری بات یہ ہے کہ عورت اپنے رشتہ دار کی موت پر تین دن سوگ منا سکتی ہے، یہ جائز ہے مگر واجب نہیں ہے تاہم شوہر کی وفات پر واجبی طور پر چار ماہ دس دن سوگ منانا ہے اور یہ سوگ وفات کے وقت زندگی میں ایک بار ہے، بار بار اور ہر سال سوگ جائز نہیں ہے۔

شریعت محمدی میں میت کے گھر والوں کی تعزیت سے متعلق اختصار کے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ یہ بات جان لیں کہ جب کسی کے گھر فوتگی ہو تو اس وقت گھر والے غمگین ہوتے ہیں ایسے میں میت کی مغفرت کے لئے دعا دی جائے اور گھر والوں کو تسلی اور صبر کی تلقین کی جائے اور پڑوسی کا حق بنتا ہے کہ اس دن میت کے گھر والوں کے لئے کھانا بنایا جائے اور گھر والوں کو مدد کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کی جائے۔ تعزیت کے لئے کوئی خاص دن نہیں، کوئی خاص طریقہ نہیں، اور کوئی خاص الفاظ ضروری نہیں۔

اسلامی تاریخ میں متعدد واقعات رونما ہوگئے اور متعدد شہادتیں ہوئیں، ان شہادتوں میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی ہے مگر شہادت حسین کے بہانے شیعوں نے تعزیہ کی رسم ایجاد کی اور آج مسلمانوں کی اکثریت بھی شیعوں کی طرح تعزیہ داری کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ یہ ہرگز نہیں بھولیں کہ رسم تعزیہ شیعوں کی ایجاد ہے اور یہ رسم تعزیہ سیدنا حسین کی یاد میں بطور تعزیت ہے۔ تعزیہ میں شہید کی قبر کی شبیہ ہوتی ہے جو سونے، چاندی، لکڑی، بانس، کپڑے، اسٹیل اور کاغذ سے تیار کی جاتی ہے۔

جب آپ اسلامی تعزیت اور رسم تعزیہ کا موازنہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ رسم تعزیہ بالکل اسلام کے خلاف ہے، اس کا اسلام سے دور دور تک کا واسطہ نہیں ہے، اسلامی شریعت سے تعزیت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور اس کے پیچھے سارے اعمال خود سے وضع کئے گئے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ رسم تعزیہ کیسے اسلامی تعزیت اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

(1) نبی ﷺ کی وفات 9/ ربیع الاول گیارہ ہجری کو ہوئی جبکہ کربلا کا واقعہ 10/ محرم اکسٹھ ہجری کو پیش آیا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ دین اسلام نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ہی مکمل ہوچکا تھالہذا دین وہی ہے جو قرآن وحدیث میں موجود ہے اور قرآن وحدیث سے باہر کوئی عمل دین نہیں ہے۔ رسم تعزیہ سیدنا حسین سے جڑی ہوئی ہے جو یقینا اسلام مکمل ہونے کے بعد کی پیداوار ہے۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی کسی کی وفات یاشہادت پر رسم تعزیہ منانے کا حکم نہیں دیا ہے۔ آپ نے وفات کے وقت میت کے گھر والوں سے محض تعزیت کا حکم دیا ہے جس کا ذکر سطور بالا میں ہے مگر بانس وکاغذ اور لکڑیوں کے توسط سے لمبا سا جہاز ماڈل قبر کی شبیہ بنانے کے کا کہیں حکم نہیں دیا ہے، نہ کسی صحابی کے لئے اور نہ ہی اہل بیت کے شہید کے لئے اور نہ خصوصیت کے ساتھ حسین کے لئے۔ یہ نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

(2) تعزیہ تعزیت سے ماخوذ ہے اور اسلام میں تعزیت زبانی طور پر میت کے گھر والوں کو دلاسہ اور تسلی دینے کو کہتے ہیں مگر رسم تعزیہ داری میں میت کی قبر کی شبیہ بنائی جاتی ہے اور ہر سال دس محرم کو تعزیہ منایا جاتا ہے ۔ کسی میت یا شہید کی شہادت کے دن بھی ایک مرتبہ بھی شہید کی قبر کی شبیہ نہیں بنا سکتے ہیں تو ہر سال اس عمل کا دہرانا بھی کسی طرح جائز نہیں ہے اور کتنے گئے گزرے مسلمان ہیں جو قبروں کی شبیہ بناتے ہیں، گلی کوچ گھماتے ہیں پھر تالات میں بھسم کرتے ہیں کیا یہ ہندوؤں کی مورتی پوجا جیسی عبادت نہیں ہے؟ ہندو بھی اپنے تہواروں پر اپنے بزرگ لوگوں کی مورتی بناتے ہیں، اس کی تعظیم و عبادت کرتے ہیں اور پھر اسے پانی میں بہا دیتے ہیں یعنی جو سب اعتقادات و اعمال ہندو اپنے مورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں ٹھیک ویسے ہی اعتقاد و عمل کے ساتھ تعزیہ داری کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ شرکیہ و کفریہ عمل بھی ہے اور اللہ تعالی نے قرآن میں ذکر کیا کہ وہ ہر گناہ کو معاف کر دے گا مگر شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا لھذا مسلمانوں کو اس شیعی ایجاد شرکیہ و کفریہ عمل سے پرہیز کرنا چاہیے۔



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) تعزیہ میں موجود قبر کو زندہ حسین سمجھا جاتا ہے، ان کی تعظیم کی جاتی ہے، ان کے لئے نیاز کی جاتی ہے، نذر مانی جاتی ہے اور ان سے مدد مانگی جاتی ہے حتی کہ ان کا سجدہ بھی کیا جاتا ہے اور تعزیہ کے نیچے سے بچوں کو گزارا جاتا ہے اس اعتقاد کے ساتھ صاحب قبر کی پناہ میں آجائے گا۔ گویا ایک انسان کو معبود کی حیثیت سے پوجا جاتا ہے، اگر یہ شرک نہیں ہے تو پھر کس کا نام شرک ہے اور اگر کوئی کلمہ پڑھ کر یہ سارے مشرکانہ اعمال انجام دے گا تو اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو مورتی پوجنے والوں کا حشر ہوگا کیونکہ ان دونوں میں اعتقاد و عمل کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے۔

(4) کہیں پر تعزیہ میں ذوالجناحین (دوپروں والے گھوڑے) اور دلدل نامی سواری تیار کرکے اس کا جلوس نکالا جاتا ہے، یہ دیکھنے میں عجیب مورتی کی شکل میں ہوتی ہے، اسے نفع ونقصان کا مالک سمجھ کر اس کی تعظیم کی جاتی ہے، اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں، اس کی زیارت اور اس کے جلوس میں شامل ہونا باعث اجر وثواب سمجھا جاتا ہے۔ عموما اس طرح کی رسم شیعہ انجام دیتے ہیں مگر اس میں تعزیہ منانے والے بھولے بھالے مسلمان بھی شریک ہوتے ہیں جو بیحد شرمناک ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں بتوں کی عبادت



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نجات دے کر اسلام میں داخل فرمایا پھر بھی بعض مسلمان عمداً یا سہواً بتوں، گھوڑوں، پتھروں، قبروں اور مورتیوں کی عبادت کسی نہ کسی شکل میں کرتے ہیں۔ ہم ایسے بے راہوں کے لئے اللہ سے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

(5) تعزیت تو میت کے غم پہ صبر دلانے کو کہتے ہیں مگر تعزیہ داری میں باقاعدہ ڈھول بجایا جاتا ہے، اس میں ناچا اور تھرکا جاتا ہے، جوان لڑکے اور جوان لڑکیاں اس میں رقص کرتے ہیں اور خوب ہنستے گاتے، کھیل تماشہ کرتے اور میل ٹھیلہ لگاتے ہیں۔ اولاً ڈھول باجوں کی تعزیہ سے کوئی نسبت نہیں بنتی، ثانیاً ڈھول ورقص ہمیشہ منع ہے پھر تعزیہ کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ نبی ﷺ نے ان جیسے آلات کو شیطان کا ساز قرار دیا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اس امت میں خسف، مسخ اور قذف واقع ہوگا، ایک مسلمان نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب ناچنے والیاں اور باجے عام ہو جائیں گے اور شراب خوب پی جائے گی۔ (صحیح الترمذی:2212)

مسلم بھائیو! اللہ کبھی تمہارے ان عملوں سے راضی نہیں ہوگا بلکہ تم ایسے



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال کر کے قہر الٰہی کو دعوت دے رہے ہو، ذرا غور کرو کہ شہدائے کربلا کے واسطے یوم شہادت پر شہنائی بجانا کیا حب اہل بیت ہے یا یہ اہل بیت سے بغض کی علامت ہے اور جو اسلام عورتوں کو اپنے گھر میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے مگر تم انہیں گھروں سے سڑکوں، گلی کوچوں اور چوک چوراہوں پر نکالتے ہو، خود بھی ناچتے ہو، ان سے بھی نچواتے ہو اور یوں مسلم خواتین کی عزت اپنوں اور غیروں کے سامنے نیلام کرتے ہو۔

(6) تعزیہ کی مناسبت سے مرثیہ خوانی، نوحہ، ماتم، گریبان چاک، چیخنا چلانا، رونا دھونا کیا جاتا ہے۔ ہم نے سطور بالا میں بتایا ہے کہ صرف وفات کے وقت میت کے گھر والوں میں خاتون کو تین دن سوگ منانے کی اجازت ہے اور شوہر کی وفات ہو تو چار ماہ دس دن سوگ منانے کا حکم ہے مگر مردوں کو سرے سے کبھی بھی سوگ منانے کی اجازت نہیں ہے، سوگ صرف عورت کے لئے وہ بھی وفات کے وقت۔ اور ماتم و نوحہ تو کبھی بھی اسلام میں جائز نہیں ہے، نہ موت کے وقت اور نہ زندگی میں کبھی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

**ليس مِنّا من ضربَ الخدودَ ، وشقّ الجيوبَ ، ودعا بدعْوَى الجاهليّةِ.**( صحیح البخاري:1297)

ترجمہ: جس نے منہ پیٹا، گریبان چاک کیا اور دور جاہلیت کی پکار لگائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بلکہ میت پر رونے دھونے اور نوحہ کرنے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو قبر میں اس پر کیے گئے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے( صحیح البخاری:1292)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: یقینا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔( صحیح البخاری:1288)

ذرا سوچو کہ تم ماتم ونوحہ کرکے حب اہل بیت کا ثبوت دے ہو اور ثواب دارین حاصل کر رہے ہو یا شہدائے کربلا کو تکلیف پہنچا رہے ہو؟

(7)اسی طرح تعزیہ کے پس منظر میں صحابہ کرام کو سب وشتم کیا جاتا ہے بالخصوص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا جاتا ہے، صحابہ کو گالی دینا شیعہ کی خاص پہچان ہے مگر آج شیعہ کے جھانسے میں بہت سارے مسلمان آگئے اور مسلمان بھی بعض صحابہ کو برا بھلا کہنے لگے۔اس بارے میں مختصرا یہ جان لیں کہ ایک دل میں ایمان اور صحابی کا بغض دونوں جمع نہیں ہو سکتا



” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر دل میں ایمان ہے تو صحابی کی محبت ہوگی اور اگر کوئی آدمی صحابی سے بغض رکھتا ہے تو اس کے دل میں ایمان نہیں ہوگا۔

(8) تعزیہ میں ایک عمل خود کو تکلیف دینا ہے جیسے تلوار و چاقو سے خود کو زخمی کرنا، دھاردار اسلحے سے جسم لہولہان کرنا، آگ زنی، سینہ کوبی اور زنجیر زنی کرکے خود کو نقصان پہنچانا۔ یہ سارے شیعی اعمال ہیں اور یہ ان کے برے کرتوت کے نتیجے ہیں جن کے سبب بطور ذلت ورسوائی یہ قیامت تک خود کو اذیت و تکلیف میں مبتلا رکھیں گے۔ واضح رہے ان المناک حرکتوں کا اسلام سے اور شرعی تعزیت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسلام تو خود کو ادنی سی تکلیف پہنچانے سے منع کرتا ہے۔ شیعوں کی دیکھا دیکھی کہیں کہیں بریلوی لوگ بھی اسی طرح کی حرکتیں انجام دیتے ہیں۔ برصغیر میں اکثر بریلوی تعزیہ میں تلوار، زنجیر اور لاٹھیوں سے عجیب و غریب کھیل، تماشے ، کرتب اور سرکس والا عمل کرتے ہیں، یہ عمل چوک چوراہوں، گلی کوچوں اور بازاروں میں انجام دیا جاتا ہے، ان حرکتوں کو دیکھ ایسے بدنصیب مسلمانوں پر افسوس ہوتا ہے۔ کیا نبی کی امت ایسی ہوسکتی ہے اور ایسے لوگ خود کو اصلی سنی کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ ان بریلویوں کو بعض



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہوں پر شیعوں سے تعزیہ منانے کے پیسے بھی ملتے ہیں اور ان پیسوں سے یہ بریلوی دھوم دھام سے تعزیہ مناتے ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ صحابہ کو گالی دینے والے شیعوں کی محفل عزاداری میں بریلوی شوق سے جاتے ہیں، ان کی طرح ماتم اور تعزیہ مناتے ہیں جبکہ دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ دیوبندی یا اہل حدیث سے سلام کرنے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ان کو بدمذہب اور بدعقیدہ کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گمراہ مسلمانوں کو گمراہ فرقوں سے ہی محبت ہو سکتی ہے۔

(9) تعزیہ میں غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کی جاتی ہے، مختلف قسم کے پکوان پکائے جاتے ہیں اور انہیں مزارات پر پیش کئے جاتے ہیں اور لوگوں میں بھی تقسیم کئے جاتے ہیں اور جھوٹی روایات کا سہارا لے کر ان نذر و نیاز کے جھوٹے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کے لئے نذر ماننا اور غیر اللہ کے لئے نیاز کرنا شرک ہے اور اللہ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

(10) مسلمانوں میں الحمد للہ اہل حدیث جماعت بدعتوں سے بالکلیہ دور ہے، رسم تعزیہ داری سے بھی دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے بلکہ اس کفریہ



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شرکیہ رسم کی سخت لہجہ میں کوئی جماعت تردید کرتی ہے تو وہ اہل حدیث جماعت ہی ہے۔ دیوبند کے علماء بھی تعزیہ کو نہیں مانتے اور اپنی عوام کو اس سے روکتے ہیں پھر بھی کہیں کہیں دیوبندی عوام اس کام میں ملوث ہیں۔ جہاں تک بریلویوں کا مسئلہ تو یہ لوگ ڈنکے کی چوٹ پہ علی الاعلان تعزیہ بناتے، مناتے اور یہ باور کراتے ہیں کہ اصلی مسلمان اور اہل بیت سے سچی محبت کرنے والے یہی بریلوی ہیں جبکہ میں بتاچکاہوں کہ تعزیہ بدعت ہے، کفر بھی ہے اور اس میں شرکیہ عمل بھی پایا جاتا ہے۔ کم از کم بریلوی اپنے اعلی حضرت احمد رضا کے فتوی جو رسالہ تعزیہ داری میں موجود ہے اسی کو مان لے اوراسی پر عمل کرلے یہی بہت ہے۔ اس رسالہ میں احمد رضا کا کہنا ہے "اب کہ تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعا بدعت وناجائزوحرام ہے۔

ویسے تعزیہ سے متعلق بہت سارے اور بھی امور پائے جاتے ہیں جن کا اسلام سے تعلق نہیں ہے تاہم میں نے اہم ترین دس امور کا ذکر کیا ہے اور خلاصہ کے طور پر ایک جملہ میں یہ سمجھ لیں کہ تعزیہ داری سرے سے ناجائز اور حرام ہے اور تعزیہ کے ساتھ جتنے اعمال انجام دئے جاتے ہیں وہ



" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بھی تعزیہ کی طرح ہیں ناجائز ہیں کیونکہ جس عمل کی بنیاد ہی حرام ہے اس سے جڑے تمام اعمال بھی حرام ٹھہریں گے ۔ اور قرآن وحدیث کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیہ داری کرنے والے مذکورہ بالا اعمال سے توبہ کئے بغیر مرگئے تو اللہ کے یہاں ان کی بخشش محال ہے اور جو جنت میں نوجوانوں کے سردار ہیں یعنی حسن وحسین رضی اللہ عنہما وہ خود بھی کبھی نہیں چاہیں گے کہ ان کے نام پر بے پناہ بدعت ومعصیت اور کفروشرک کرنے والے لوگ جنت میں داخل ہوں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ لوگوں کو ہدایت دے تاکہ صراط مستقیم پر آجائیں اور مذکورہ بالا کفرومعصیت سے تائب ہوکر سچے ایمان والے اور پکے توحیدوالے بن جائیں۔